السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جواز تکرار جماعت مسجد واحد میں حدیث صحیح سے ثابت ہے یا نہیں اور فقہاء حنفیہ کی اس میں کیا رائے ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلا شک و شبہ فضیلت و ثواب جماعت اولیٰ کا زیادہ ہے، بہ نسبت جماعات اخریٰ کے، مگر اس سے یہ بات لازم نہیں آتی ہے، کہ تکرار جماعت بعد جماعت اولیٰ ناجائز ہو جاوے، اور کراہت بھی اس کی کسی حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ جواز تکرار جماعت فی مسجد واحد حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ اور صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین کا اس پر عمل بھی رہا ہے۔ دیکھو روایت کی ابو داؤد نے سنن میں۔ باب ا فی الجمع فی المسجد مرتین۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل ثنا وھیب عن سلیمان الاسود عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی وحدہ فقال الا رجل بتصدق علی ھذا فیصلی معہ

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کیا کوئی ہے جو اس آدمی پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے، ایک آدمی کھڑا ہو، اور اس نے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھی آپ نے فرمایا، یہ دونوں جماعت میں ہیں۔

یعنی ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا، تو فرمایا کیا کوئی شخص اس کو صدقہ نہیں دیتا یعنی جو اس کے ساتھ نماز پڑھے، گویا چھبیس نمازوں کا ثواب اسے صدقہ میں دیا۔ اس واسطے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں ستائیس نمازوں کا ثواب اسے صدقہ میں دیا۔ اس واسطے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں ستائیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

اور روایت کیا ترمذی نے باب ما جاء فی الجماعۃ فی مسجد قد صلی فیہ مرۃ۔ عن ابی سعید قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایکم یتجر علی ھذا فقام رجل وصلی معہ وفی الباب عن ابی ما التوابی موسیٰ والحکم بن عمیر قال ابو موسیٰ وحدیث ابی سعید حدیث حسن یعنی روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہے۔ اس شخص کے ساتھ، یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جاوے، تو جماعت کا ثواب دونوں پاویں، سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ اور مسند امام احمد بن حنبل میں ہے۔ عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یصلی وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجلا فصلی معہ فقال ھذا ان جماعۃ کذا فی فتح الباری شرح صحیح البخاری۔

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کیا کوئی ہے جو اس آدمی پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے، ایک آدمی کھڑا ہو، اور اس نے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھی آپ نے فرمایا، یہ دونوں جماعت میں ہیں۔

اور ایک روایت میں مسند کے اس لفظ کے ساتھ وارد ہے صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ الظہر فدخل رجل وذکرہ کذا فی المنتقی اور کہا حافظ جمال الدین زیلعی نے تخریج احادیث ہدایہ میں ورواہ ابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم فی صحاحھم قال الحاکم حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ انتہی

اور روایت کیا دار قطنی نے سنن مجتبی میں ا عن محمد بن الحسن الاسدی عن حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس ان رجلا جاء وقد صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام یصلی وحدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یتجر علیٰ ھذا فیصلی معہ

ترجمہ: ایک آدمی آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، وہ اکیلا نماز پڑھنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون ہے جو اس سے تجارت کرتا ہے۔ کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

کہا زیلعی نے اس حدیث دار قطنی کے بارے میں وسندہ جید انتہی اور بھی روایت کیا دار قطنی نے ا عن عصمۃ بن مالک الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی الظہر وقد فی المسجد اذ دخل رجل یصلی فقال علیہ السلام الا رجل یقوم فیتصدق علیٰ ھذا فیصلی معہ

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ چکے تھے کہ ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا، آپ نے فرمایا، کوئی ہے، جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔

اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے۔ مگر چنداں مضر نہیں، کیونکہ طرق متعدہ سے یہ حدیث ثابت ہے۔ اور روایت کیا بزار نے مسند میں حدثنا محمد ثنا ابو جابر محمد بن عبد المالک ثنا الحسن بن ابی جعفر عن ثابت عن ابی عثمان عن سلمان ان رجلا دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ کذا فی نصب الرایۃ للحافظ الزیلعی اور یہ شخص جو شریک ہوئے اس شخص کے ساتھ نماز میں وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کہا حافظ زیلعی نے وفی روایۃ البیھقی ان الذی قام فصلی معہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کہا علامہ جلال الدین سیوطی نے قوت المغتذی میں ۲ قال ابن سید الناس ھذا الرجل الذی قام معہ ھو ابو بکر الصدیق رواہ ابن ابی شیبۃ عن الحسن مرسلا انتہی۔

ترجمہ: ابن سید الناس نے کہا وہ آدمی جو اس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا، ابو بکر صدیقؓ تھے۔

پس ثابت ہوا، کہ مسجد واحد میں تکرار جماعت جائز و درست ہے، کیوں کہ اگر تکرار جماعت مسجد واحد میں جائز نہ ہوتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیوں ارشاد فرماتے الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ یہاں پر اقتداء متنفل کی مفترض کے ساتھ پائی گئی، اور اس میں کلام نہیں، گفتگو اس میں ہے کہ اقتداء مفترض کی مفترض کے ساتھ مسجد واحد میں بہ تکرار جماعت جائز ہے یا نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ وایکم یتجر علی ھذا۔ ومن یتجر علی ھذا فیصلی معہ۔ والا رجل یقوم فیتصدق علی ھذا فیصلی معہ پر دلالت کرتا ہے عام ہے خواہ مقتدی متصدق و متجر۔ متنفل ہو یا مفترض اور اگرچہ اس واقعہ خاص میں متصدق اس کا متنفل ہو مگر یہ خصوص مورد قادح عموم لفظ کا نہ ہو گا، اور اول دلیل اس پر یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک جو من جملہ رواۃ اس حدیث کے ہیں، انہوں نے بھی یہی عموم سمجھا، چنانچہ انہوں نے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جماعت ثانیہ ساتھ اذان و اقامت کے قائم کی، اس مسجد میں جہاں جماعت اولیٰ ہو چکی تھی۔ صحیح بخاری کے باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ میں ہے۔ وجاء انس الی مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعۃ انتہی

ترجمہ: حضرت انس مسجد میں آئے جماعت ہو چکی تھی، آپ نے اذان اور اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔

کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں وجاء انس الخ وصلہ ابو یعلی فی مسندہ من طریق الجعد ابی عثمان قال مربنا انس بن مالک فی مسجد بنی ثعلبۃ فذکر نحوہ قال وذلک فی صلوۃ الصبح وفیہ فامر رجلا فاذن واقام ثم صلی باصحابہ واخرجہ ابن ابی شیبۃ من طریق عن الجعد وعند البیھقی من طریق ابی عبدالصمد العمی عن الجعد نحوہ وقال مسجد بنی رفاعۃ وقال فجاء انس فی نحو عشرین من فتیانہ انتہی

ترجمہ : انس بن مالکؓ بنو ثعلبہ کی مسجد میں آئے، صبح کی نماز پڑھی جا چکی تھی، آپ نے ایک آدمی کو حکم دیا اس نے دوبارہ اذان کہی اور اقامت پڑھی، پھر اپنے ساتھیوں سمیت نماز پڑھی۔

حاصل کلام کا یہ ہوا کہ یہ سات صحابہ حضرت ابو سعید خدری وانس بن مالک وعصمۃ بن مالک وسلمان وابو امامہ وابو موسیٰ اشعری والحکم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اس کے نماز پڑھنے لگے، اس مسجد میں جہاں جماعت اولیٰ ہو چکی تھی اور اطلاق اسب پر جماعت کا ہوگا، کیوں کہ الاثنان فما فوقھما جماعۃ اور حضرت انسؓ نے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ کے اس پر عمل کیا، جیساکہ روایت سے مسند ابو یعلی موصلی وابن ابی شیبہ و بیہقی کے معلوم ہوا اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مذہب ہے جیساکہ جامع ترمذی میں مذکور ہے اور یہی مذہب صحیح وقوی ہے کہ تکرار جماعت بلا کراہت جائز ہے اور فقہاء حنفیہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ تکرار جماعت ساتھ اذان ثانی کے اس مسجد میں کہ امام و مؤذن وہاں مقرر ہوں مکروہ ہے اور تکرار اس کا بغیر اذان کے مکروہ نہیں، بلکہ امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر جماعت ثانیہ ہیئت اولیٰ پر نہ ہو تو کچھ کراہت نہیں، اور محراب سے عدول کرنے میں ہیئت بدل جاتی ہے،

بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے [1] ومنھا حکم تکرارھا فی مسجد واحد ففی المجمع لایکرر ھا فی مسجد محلۃ باذان ثان وفی المجتبی ویکرہ تکرارھا فی مسجد باذان واقامۃ انتہی مختصرا

ترجمہ : اور اس میں سے ایک ہی مسجد میں تکرار جماعت کا مسئلہ بھی ہے۔ مجمع ہے محلہ کی مسجد میں دوسری اذان کہہ کر دوبارہ جماعت نہ کرائی جائے، مجتبی میں بھی ایسا ہی ہے۔

اور شرح منیۃ المصلی میں ہے [2] واذالم یکن المسجد امام و مؤذن فیکرہ تکرار الجماعۃ فیہ عن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اذالم تکن علی ھیئۃ الاولیٰ لایکرہ والایکرہ وھوا لصحیح۔ اور طوالع الانوار حاشیہ در المختار میں ہے۔

ترجمہ : جب کسی مسجد کا کوئی امام اور مؤذن مقرر نہ ہوں، تو اس میں اذان اور اقامت سے جماعت مکروہ نہیں ہے، بلکہ افضل ہے ہاں اگر امام اور مؤذن مقرر ہوں، تو تکرار جماعت مکروہ ہے اور ابو یوسف کے نزدیک اگر پہلی ہیئت پر نہ ہو، تو مکروہ نہیں ہے۔ ورنہ مکروہ ہے اور یہی صحیح ہے۔

کراھۃ الجماعۃ فی غیر مسجد الطریق مقیدۃ بما اذا کانت الجماعۃ الثانیۃ باذان واقامۃ لا باقمۃ فقط وعن ابی یوسف رحمہ اللہ اذالم تکن علی ھیئۃ الاولیٰ لاتکرہ والاتکرہ وھوا لصحیح وبالعدول عن المحراب یختلف الھیئۃ انتہی اور ردالمختار حاشیہ در المختار میں ہے۔ یکرہ تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان واقامۃ الا اذا صلی بھما فیہ اولا غیر اھلہ او اھلہ لکن بمخفاتۃ الاذان ولو کرر اھلہ بدونھا او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس لہ امام ولا مؤذن انتھی اور بھی در المختار میں ہے قد علمت بان الصحیح انہ لایکرہ تکرار الجماعۃ اذالم تکن علی الھیئۃ الاولی انتہی مختصرا۔ پس ان روایات فقیہہ سے صاف معلوم ہوا کہ جب جماعت ثانیۃ میں عدول محراب سے ہو جاوے یا تکرار اس کا بغیر اذان کے ہو تو بلا کراہت جائز ہے اگرچہ اقامت اس میں کہی جاوے، اور حضرت انسؓ کے فعل سے ثابت ہوا کہ انہوں نے تکرار جماعت ساتھ اذان واقامت دونوں کے کیا۔ واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 3 ص 50-55

محدث فتویٰ